عرب جمہوریہ مصر ۱۱ ربیع اول ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف ۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء

شہادت اور شہیدوں کا مقام ومرتبہ

نبی ﷺ نے اپنی امت کو بلند مقام ومرتبے کی طرف راہ دکھائی ہے۔ اور آپ ﷺ کا اپنی امت کو شہادت کے بلند اور عالی مقام کی طرف توجہ دلانا اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ بلاشبہ شہدا وہ ہیرو ہیں جنھوں نے دین ووطن کی نصرت وحفاظت کی خاطر خوشی خوشی اپنی جانوں کی قربانی دے دی، جس کا ان کے رب نے بھی انہیں بہترین صلہ عطا فرمایا۔ ارشاد باری تعالی ہے:"وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ""اور شہیدوں کے لیے ان کے رب کے ہاں ان کا اجر اور ان کا نور ہے"حدید:۱۹۔۔۔ارشاد باری تعالی ہے:"إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ""بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے، اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں، اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ ہے توریت اور انجیل اور قرآن میں"توبہ:۱۱۱۔۔۔۔

اور شہید زندہ ہیں، اپنے رب کے یہاں رزق پاتے ہیں۔ وہ زندہ ہیں قوم کی یادداشتوں میں، وہ زندہ ہیں وطن کے ذہنوں میں۔ ارشاد باری تعالی ہے:" وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ (١٦٩) فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ""اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، انہیں مردہ گمان مت کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے یہاں رزق پاتے ہیں(۱۶۹) اس پر خوش ہیں جو انہیں اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا"آل عمران:۱۶۹/ ۱۷۰۔۔۔۔اور نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ"شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے جسموں میں ہوتی ہیں، جہاں چاہتی ہیں جنت میں اڑ کر جاتی ہیں، پھر وہ ان قندیلوں کے پاس آکر ٹھہر جاتی ہیں جو قندیلیں عرش سے لٹکی ہوئی ہیں"

شہادت کے مقام کے اس قدر بلند و بالا ہونے کی وجہ سے ہی نبی ﷺ نے بار بار اس کی تمنا کی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اللہ رب العزت کی قسم میری یہ آرزو ہے کہ ایک بار اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں!" اسی طرح نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ شہید کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ کاش وہ دنیا میں ایک بار پھر بھیج دیا جاتا، تاکہ بار بار اسے اللہ کی راہ میں شہید کیے جانے کا شرف ملتا رہتا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "شہید کے علاوہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو دنیا ومافیہا کی طرف لوٹنے کی آرزو رکھے! کیوں کہ جو اسے مقام ملتا ہے اس کی وجہ سے اس کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ کاش وہ دسیوں بار دنیا کی طرف لوٹایا جاتا اور ہر بار وہ شہید کیا جاتا!"

نبی ﷺ نے ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ شہیدوں کے پریوار کے ساتھ ان کے غم میں شریک ہوں، مادی اور معنوی دونوں اعتبار سے ان کی مدد کریں، اور ان کے سامنے شہادت کے بلند و بالا مقام کا تذکرہ بھی کریں، انہیں اس کی بشارت دیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر پوچھا: جابر تم غمگین کیوں نظر آرہے ہو!؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد شہید ہوگئے اور اپنے پیچھے اہل وعیال اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں اس چیز کی بشارت نہ دوں جو تمہارے والد کو اللہ تعالی کی طرف سے ملی ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ! انہوں نے فرمایا: اللہ تعالی نے اب تک جس سے بھی بات کی ہے، حجاب کے پیچھے سے بات کی ہے، لیکن تمہارے والد کو اس نے زندہ کیا اور اس سے بغیر کسی پردے کے کلام فرمایا۔ فرمایا: اے میرے بندے! اپنی خواہش کا اظہار کرو میں اسے پورا کروں گا! تو انہوں نے عرض کی: اے میرے رب تو مجھے دوبارہ زندہ کر دے، تاکہ دوبارہ میں تیری راہ میں شہید کیا جاؤں! اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا: میری طرف سے یہ بات تقدیر میں لکھی جا چکی ہے کہ کوئی بھی دوبارہ دنیا کی طرف نہیں بھیجا جائے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پھر یہ آیت نازل ہوئی "وَلَا

تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ"" اور جو اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے یہاں رزق پاتے ہیں" آل عمران:۱۶۹۔۔۔۔

جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان سے فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی کے اوپر کوئی بھی نہ روئے! پھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھائی کے بیٹوں کو میرے پاس لایا جائے! پھر آپ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یہ محمد میرے چچا ابو طالب کا ہم شکل ہے، اور یہ عبد اللہ میرے مشابہ ہے، شکل وصورت میں بھی اور اخلاق و کردار میں بھی۔ پھر آپ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! جعفر کا اس کے گھر والوں میں کوئی خلف بھیج دے! اور عبد اللہ کی تجارت میں برکت عطا فرما! پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ کے پاس آئیں اور آپ سے اپنی اولاد کی یتیمی کا ذکر کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہیں ان کی محتاجگی کا خوف ہے، جبکہ دنیا میں بھی میں ان کا ولی ہوں اور آخرت میں بھی ان کا ولی ہوں!؟

برادرانِ اسلام

یہ حسنِ اتفاق دیکھیے کہ فتحِ اکتوبر اور ماہِ ربیع الاول ایک ساتھ آئے ہیں، جس میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منا رہے ہیں! یہ ہمارے لیے بہت اچھا موقع ہے کہ ان شہیدوں کے اکرام و تعظیم کے سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعلیمات ہیں ان کی ہم لوگوں کو یاد دہانی کرائیں، جنھوں نے وطن کی عزت و آبرو اور اپنی زمین کے دفاع کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کر دیا اور ان کی روحیں اپنے رب کے پاس اس حال میں پہنچیں کہ ان کا رب ان سے راضی تھا۔ اور ان لوگوں کے مقام و مرتبے کی یاد دہانی بھی کرائیں جو اپنے وطن کے امن وامان کی خاطر رات رات بھر جاگتے ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت میں روتی ہے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگ کر پہرا دیتی ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: کیا میں تمہیں اس

رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو شب قدر سے بھی افضل ہے ؟ (وہ رات جس میں) پہرا دینے والا اس زمین میں پہرہ دیتا ہے، جس پر خطرہ ہی خطرہ ہو، اتنا کہ اس کے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جانے کی بھی امید نہ ہو۔

اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ شہیدوں کی یہ قربانی ہم سے اس بات کا بھی مطالبہ کر رہی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے اپنے میدان میں ایک فوجی کا کردار ادا کرے! اس عظیم وطن کی خدمت میں اپنی پوری طاقت لگادے! اور ہم سب اپنی فوج ، اپنی پولیس اور تمام وطنی تنظیموں کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑے رہیں۔ اور اللہ تعالی سے حق کی راہ میں شہید کیے جانے کی امید رکھیں! ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرتا ہے، تو اللہ تعالی اسے شہیدوں کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے، اگرچہ اس کی موت بستر پر ہی کیوں نہ ہوئی ہو!

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما! آمین